بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کا بیان کرسی پر بیٹھ کر کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ ایک جامع مسجد کے خطیب جمعہ کے دن کرسی پر بیٹھ کر خطاب کرتے ہیں، تاکہ سامنے میز رکھ کر اس پر کتابیں رکھی جاسکیں۔ البتہ عربی خطبہ ممبر پر ہی دیتے ہیں۔ اب کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ عربی خطبہ سے پہلے کی جانے والی تقریر کرسی پر نہیں کرسکتے، بلکہ ممبر پر کرنا شرعاً ضروری ہے۔ براہ کرم اس بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں؟

جواب

صورتِ مسئولہ میں جمعہ کے عربی خطبہ سے پہلے (مقامی زبان میں کی جانے) والی تقریر کُرسی وغیرہ پر بیٹھ کر کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں، کہ یہ وعظ و نصیحت اور تبلیغِ دین ہے اور کرسی پر بیٹھ کر تبلیغِ دین کرنا تو خود نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ لہذا لوگوں کا یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ یہ تقریر ممبر ہی پر بیٹھ کر کرنا ضروری ہے، انہیں چاہیے کہ علم حاصل کریں، تاکہ صحیح اور غلط بات میں فرق کرسکیں۔ البتہ جمعہ کا عربی خطبہ ممبر پر کھڑے ہو کر پڑھنا سنت اور مسلمانوں میں ہمیشہ سے معمول ہے، لہذا اگر ممبر موجود ہو اور کوئی مجبوری بھی نہ ہو، تو عربی خطبہ ممبر پر ہی پڑھا جائے۔

خطبہ جمعہ سے پہلے کی تقریر کا ممبر پر ہونا کچھ ضرور نہیں، کیونکہ وعظ و نصیحت اور تبلیغ دین جس طرح منبر پر جائز ہے، اسی طرح کسی تخت، کرسی یا مسند وغیرہ پر بیٹھ کر بھی جائز ہے۔ چنانچہ مسلم شریف اور دیگر عامہ کتبِ حدیث میں حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "قال أبو رفاعة: انتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يخطب، قال: فقلت: يا رسول الله، رجل غريب، جاء يسأل عن دينه، لا يدري ما دينه، قال: فأقبل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم، وترك خطبته حتى انتهى إلي، فأتي بكرسي، حسبت قوائمه حديدا، قال: فقعد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم، وجعل يعلمني مما علمه الله، ثم أتى خطبته، فأتم آخرها" ترجمہ: حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک اجنبی اورا پنے دین سے ناواقف آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبے کو چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوتے ہوئے میرے پاس تشریف لائے، پھر ایک کرسی لائی گئی میرے گمان کے مطابق اس کے پائے لوہے کے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوگئے اور

اللہ کے دیئے ہوئے علم سے مجھے میرا دین سیکھانے لگے، پھر دوبارہ اپنے خطبے کی طرف تشریف لے گئے اوراس کو مکمل فرمایا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، ج 3، ص 15، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث پاک کو نقل کر کے قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ (سال وفات : 544ھ) فرماتے ہیں : "وفيه جواز الجلوس على الكراسي، ولا سيما في مثل ذلك وأن النبي صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دنا من المذكور ونزل عن المنبر، وترك القيام عليه، و جلس إليه ليقرب منه ويسأله عن دينه، ويتمكن من مباحثته عنه، وارتفع على الكرسي ليسمع كلامه غيرُه ويشاهدوا محاورته إياه" ترجمہ : اس میں کرسیوں پر بیٹھنے کا جواز ہے، خصوصاً ایسی صورت میں، اور یہ کہ نبی کریم ﷺ مذکور شخص کے قریب تشریف لے گئے اور منبر سے نیچے اتر آئے، اور منبر پر کھڑے رہنے کو چھوڑ کر اس کے پاس بیٹھ گئے، تاکہ اس کے قریب ہو کر اس سے اس کے دین کے بارے میں سوال کریں اور اس سے اس کے دین کے متعلق گفتگو و مذاکرہ کرنے میں سہولت ہو، اور آپ ﷺ کرسی پر اس لیے بلند ہوئے تاکہ دوسرے لوگ بھی آپ کا کلام سن سکیں اور آپ کی اس شخص کے ساتھ گفتگو کو دیکھ سکیں۔ (اِکمال المعلم بفوائد مسلم، ج 3، ص 281، مطبوعہ دار الوفاء، مصر)

امام اہلسنت، اعلی حضرت علیہ الرحمہ (سال وفات : 1340ھ/1921ء) نے جمعہ کے روز کُرسی پر بیٹھ کر وعظ کہنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا : "واعظ کا کُرسی پر مسجد میں بیٹھنا جائز ہے، جبکہ نماز اور نمازیوں کا حرج نہ ہو۔" (فتاویٰ رضویہ، ج 8، ص 108، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ (1422ھ/2001ء) فرماتے ہیں : "اذانِ خطبہ سے پہلے منبر سے نیچے یا منبر پر اردو وغیرہ میں تقریر کرنا بلاشبہ جائز ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں۔" (فتاویٰ فیض الرسول، ج 1، ص 409، مطبوعہ لاہور)

البتہ جمعہ کا عربی خطبہ ممبر پر پڑھنا سنت ہے، لہذا بلاوجہ اس سنت پر عمل کو ترک نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ بحر الرائق میں فرماتے ہیں : "ومن السنة أن يكون الخطيب على منبر اقتداء برسول الله صلى الله عليه وسلم" ترجمہ : (جمعہ کے خطبے کے لیے) سنت یہ ہے کہ خطیب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے منبر پر ہو۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 259، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : GUJ-0173

تاریخ اجراء : 28 صفر المظفر 1448ھ/12 اگست 2026ء